مکہ مکرمہ سے احرام باندھنے سے متعلق حدیث کا درست معنی

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 3256　　　　تاریخ: 30-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حدیث پاک میں ہے (پھر جو ان میقاتوں کے اندر کا باشندہ ہو تو اس کا احرام اپنے گھر سے ہے اور اسی طرح حتی کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں۔)　　　　(مسلم،بخاری)

کیا مکی عمرہ کا احرام حرم سے باندھ سکتا ہے؟ اگر نہیں باندھ سکتا تو اس حدیث پاک کا کیا جواب ہے؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جمہور علماء کرام کے نزدیک حکم یہی ہے کہ جو شخص حدود حرم میں موجود ہو، چاہے وہ مکہ کا رہائشی ہو یا غیر رہائشی، اگر عمرے کا احرام باندھنا چاہے، تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ حدودِ حرم سے باہر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کی ادائیگی کرے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدود حرم میں موجود تھیں، انہوں نے عمرے کا احرام باندھنا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود حرم سے باہر جاکر تنعیم نامی جگہ سے احرام باندھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

جہاں تک سوال میں پوچھی گئی حدیث پاک کا تعلق ہے، تو اس کے متعلق شارحین کرام نے فرمایا ہے کہ **حدیثِ پاک کے یہ الفاظ: "مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں" یہ حج کے احرام کے**

ساتھ خاص ہے۔ عمرہ اس میں شامل نہیں ہے، عمرے کا احرام باندھنے کے لئے حدودِ حرم سے باہر، حل میں جانا ہو گا۔

مصنف عبد الرزاق میں ہے:"عن الزھری قال یھل اھل مکۃ بالحج من مکۃ فمن اراد ان یھل بعمرۃ خرج الی التنعیم"ترجمہ: امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: اہل مکہ حج کا احرام، مکہ سے باندھیں اور جس مکی کا عمرہ کرنے کا ارادہ ہو، وہ تنعیم کی طرف نکل جائے۔

(مصنف عبد الرزاق، جلد4، صفحہ451، حدیث9864، مطبوعہ دار التاصیل)

صحیح بخاری شریف میں ہے:"ان عبد الرحمن بن ابی بکر اخبرہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ ویعمرھا من التنعیم"ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ساتھ لے جائیں، اور تنعیم سے انہیں عمرے کے احرام کی نیت کروائیں۔ **(صحیح بخاری، جلد3، صفحہ4، حدیث1784، مطبوعہ مصر)**

اس حدیث پاک کے تحت علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"ان المعتمر المکی لابد لہ من الخروج الی الحل ثم یحرم منہ وانما عین التنعیم ھنا دون المواضع التی خارج الحرم لان التنعیم اقرب الی الحل من غیرھا"ترجمہ: مکی شخص عمرہ کرنا چاہے، تو اس کے لئے حدود حرم سے باہر جانا اور وہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے۔ اس حدیث پاک میں تنعیم کو اس لئے خاص کیا گیا کہ تنعیم باقی مقامات کے مقابلے میں سب سے قریب ہے۔

(عمدۃ القاری، جلد10، صفحہ120، مطبوعہ بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت نزہۃ القاری میں ہے:"اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ جو مکے کا باشندہ ہو، یا مکے میں مقیم ہو اور عمرہ کرنا چاہے، تو اسے واجب ہے کہ حرم سے باہر جا کر احرام باندھے تاکہ ایک گونہ سفر پایا جائے۔ دوسرا یہ کہ اس کے لئے سب سے موزوں جگہ تنعیم

ہے۔" (نزھۃ القاری، جلد3، صفحہ206، فرید بک سٹال، لاہور)

نخب الافکار میں ہے:" جماھیر العلماء من التابعین وغیرھم منھم ابو حنیفۃ واصحابہ ومالک و الشافعی واحمد واسحاق ابوثور وغیرھم فانھم قالوا: وقت العمرۃ لمن کان بمکۃ الحل وھو خارج الحرم فمن ای الحل احرموا بھا جاز سواء کان ذلک التنعیم او غیرہ من الحل" ترجمہ: تابعین اور ان کے علاوہ جمہور علمائے کرام جیسے امام اعظم، اور ان کے شاگرد، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحق، امام ابو ثور اور ان کے علاوہ دیگر علمائے کرام رحمھم اللہ اجمعین فرماتے ہیں کہ مکی کے لئے عمرے کی میقات حل ہے، لہذا حل میں کسی بھی جگہ سے احرام باندھ لیا، تو کافی ہے چاہے وہ تنعیم سے ہو یا کسی اور جگہ سے۔ (نخب الافکار، جلد10، صفحہ157، مطبوعہ قطر)

اہل مکہ کے لئے میقات، مکہ ہی ہے، **اس حدیثِ پاک کا جواب یہ ہے کہ یہ حج کے احرام کے ساتھ خاص ہے، عمرہ کے احرام کے لئےِ حدودِ حرم سے باہر جانا ہو گا۔** نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے جن جگہوں کو میقات بیان کیا، اس کے متعلق بخاری شریف میں ہے:"عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال: وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاھل الشام الجحفۃ و لاھل نجد قرن المنازل ولاھل الیمن یلملم "فھن لھن ولمن اتی علیھن من غیرھن لمن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونھن فمھلہ من اھلہ و **کذاک حتی اھل مکۃ یھلون منھا**" ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل نجد کے لئے قرن المنازل اور اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر کیا ہے۔ لہذا جو لوگ وہاں رہتے ہیں یا ان کے علاوہ وہاں سے گزرتے ہیں، یہ ان سب کے لیے میقات ہیں جبکہ وہ حج و عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ جو ان مقامات کے اندر رہنے والے ہیں، وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں، اسی طرح اہل مکہ، مکہ شریف سے احرام باندھیں۔

(صحیح بخاری، جلد2، صفحہ134، حدیث1526، مطبوعہ مصر)

صحیح بخاری کی شرح، شرح ابن بطال میں ہے:"ویدل امر النبی علیہ السلام عائشۃ أن

تخرج من الحرم وتحرم بعمرة، على أن مكة ليست بميقات يحرم منها للعمرة، فبان بهذا أن معنى قوله علیه السلام فی حدیث ابن عباس: (حتى أهل مكة يهلون من مكة) أنه أراد الإحرام بالحج فقط، دون الإحرام بالعمرة "ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا **حضرت عائشہ** رضی اللہ عنہا کو حدودِ حرم سے باہر نکل کر عمرہ کا احرام باندھنے کا حکم دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مکہ مکرمہ، مکے شریف سے عمرے کا احرام باندھنے والوں کے لیے میقات نہیں ہے۔ **اسی سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث پاک "اہل مکہ، مکہ سے احرام باندھے" کا مطلب واضح ہو گیا کہ اس سے مراد صرف حج کا احرام ہے، عمرے کا احرام مراد نہیں ہے۔**"

(شرح صحیح البخاري ابن بطال، جلد4، صفحه195، مطبوعه، الرياض)

ایک حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے علامہ علی قاری مرقاۃ المفاتیح میں فرماتے ہیں:" دل الحديث على أن المكي ميقاته مكة في الحج والعمرة والمذهب أن المعتمر يخرج إلى الحل **لأنه عليه الصلاة والسلام أمر عائشة رضي الله عنها بالخروج فهذا الحديث مخصوص بالحج**"

ترجمہ: یہ حدیث پاک دلالت کرتی ہے کہ مکی کی میقات حج و عمرہ میں، مکہ ہے، حالانکہ مؤقف یہ ہے کہ حدودِ حرم سے عمرہ کرنے والا، حل میں جائے گا، **کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حل میں جانے کا حکم دیا، لہذا یہ حدیثِ پاک حج کے ساتھ خاص ہو گی۔**

(مرقاۃ المفاتیح، جلد5، صفحه1746، مطبوعه بیروت)

لمعات التنقیح میں ہے:" وقوله: (حتى أهل مكة يهلون منها) أي: من مكة، **وهذا مخصوص بالحج**" ترجمہ: اہل مکہ، مکہ سے ہی احرام باندھیں، **یہ حکم حج کے ساتھ خاص ہے۔**

(لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح جلد5، صفحه282، مطبوعه دار النوادر، دمشق)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

24صفر المظفر 1446ھ/30اگست 2024ء

الـمـفـتـی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے